لَا تُهْمِلُوا أَوْلَادَكُمْ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ خَيْرِ وَاهِبٍ وَهَادٍ، سُبْحَانَهُ مَنَّ عَلَيْنَا بِنِعْمَةِ الْأَوْلَادِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاهُ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ الْمَنَّانِ، الْقَائِلِ فِي صِفَاتِ عِبَادِ الرَّحْمَنِ: ﴿**وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا**﴾.

برادرانِ ایمان! ایک خطرناک آفت، مذموم عادت، اور ایک قبیح رویہ ہے جو انسان کے اندر داخل ہو کر اس کی ہمت کمزور کر دیتا ہے، خاندانوں میں دَر آتا ہے تو اُن کی بنیادیں ہلا دیتا ہے، میرے بھائیو! یہ غفلت ہے، اور آپ جانتے بھی ہیں کہ غفلت کتنی بھیانک بُرائی ہے؟ یہ اپنے اوپر لازم امور کی ادائیگی میں تساہُل ہے، اپنے فرائض کی اَنجام دہی میں سُستی برَتنا ہے، ذمہ داریوں کے بوجھ سے جی چُرانا ہے، اور اَمانتوں اور وعدوں کو ضائع کرنا ہے، اور یہ رب العالمین کی نافرمانی ہے، جسے اُس نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا: ﴿**إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى**

أَهْلِهَا﴾، "بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچادو". ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں غفلت سے، کیونکہ یہ جس چیز میں داخل ہوتی ہے اُسے بگاڑ دیتی ہے، اور جس کام میں شامل ہوجاتی ہے اُسے خراب کردیتی ہے، اور کسی دانا کا قول ھے: "ایک لمحے کی غفلت سالوں کی محنت کو برباد کر سکتی ہے". اور غفلت کی سب سے مُہلِک اور ضَرر رَساں صورت یہ ہے کہ والدین اپنی اولاد کو نظر انداز کردیں، کیا وہ نہیں جانتے کہ اولاد ان کے ذمہ ایک امانت ہے؟ علماء نے فرمایا: "بچہ والدین کے پاس ایک امانت ہے، اگر اُسے اَچھائی کا عادی بنایا جائے اور بَھلائی سکھائی جائے تو وہ اُسی پر پروان چڑھے گا اور دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگا، اور اُس کے والدین اُس کے اجر و ثواب میں شریک ہوں گے، اور اگر اُسے برائی کا خُوگر بنایا گیا اور نظر انداز کیا گیا تو وہ بدبخت ہوگا، اور اُس کا وبال والدین کی گردن پر ہوگا". اولاد کی تربیت کا اہتمام کرنے والو! والدین کی اولاد سے غفلت کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ وہ اُن کی دینی تعلیم و تربیت میں کوتاہی کریں، یہاں تک کہ بیٹے اور بیٹیاں اپنے رب کی عبادت سے غافل، اپنے خالق کے خوف سے بے خبر، اور اپنی نمازوں کی پروا نہ کرنے والے بن جائیں، کیا ہمارا رب یہ نہیں فرماتا: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾، "اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود

بھی اُس پر قائم رہ". اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذی وقار ہے: «عَلِّمُوا أَوْلَادَكُمُ الصَّلَاةَ»، "اپنی اولاد کو نماز سکھاؤ". اور کیوں نہیں؟ نماز ہی وہ عبادت ہے جو اُنکے اَخلاق کو سَنوارتی ہے، نفوس کو پاکیزہ کرتی ہے، اور کردار کو بلند کرتی ہے.

میرے بھائیو! باپ کو چاہیے کہ اپنے بیٹے کو نماز کی تعلیم دینے میں تساہُل نہ بَرتے، نماز کے وقت پر اُسے نماز کی تاکید کرے، طہارت کے مسائل سکھائے، اُس کا طریقہ بتائے، اُسے اَپنے ساتھ مسجد لے جائے، اور اُسے بار بار نماز کی یاد دہانی کرانے سے نہ اُکتائے، تا آنکہ اُسے بیٹے کے نماز کا پابند ہونے کا اطمینان ہو جائے، اسی میں اُسکی دنیا و آخرت کی کامیابی ہے. حضرت عمر بن خطاب رضِی اللہ عنہ نے فرمایا: "إِنَّ أَهَمَّ أَمْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ، فَمَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِينَهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ"، "میرے نزدیک تمھارے تمام امور میں سب سے اہم نماز ہے، جو اس کی حفاظت کرے گا، وہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا، اور جو اسے ضائع کرے گا، وہ دیگر امور میں بھی غافل ہوگا". میرے مومن بھائیو! یہ کتنی حیرت کی بات ہے کہ کچھ والدین اپنی اولاد کے

تعلیمی معاملات، اُنکی علمی ترقی، اور اسکول ہوم ورک مکمل کرنے کی پیروی نہیں کرتے، نہ توانہیں رب تعالیٰ کی کتاب پڑھنے پر رغبت دِلاتے ہیں، اور نہ ہی اپنے آباؤ اجداد کی زبان سیکھنے پر زور دیتے ہیں، جو ان کے ذہنوں کو روشن اور زبان کو سلیس بناتی ہے، تاکہ وہ بات کر سکیں﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ﴾، "صاف عربي زبان میں". شیخ محمد بن راشد فرماتے ہیں: "ہماری عربي زبان حسن و جمال میں عظیم، وسعت و شمولیت میں عظیم، اور تہذیب و ثقافت کی حفاظت میں عظیم ہے". میرے بھائیو! اللہ کے بندو! اولاد سے غفلت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اُنہیں اپنے اوقات کے کار آمد بنانے اور اُنکی زندگی کے بہترین حصے کو غنیمت جان کر اُسے ضائع ہونے سے بچانے کی ترغیب نہ دی جائے، اُنہیں گھنٹوں تک بے ضابطہ و بغیر کسی نگرانی کے، الیکٹرانک آلات کے سامنے چھوڑ دیا جائے، اِس سے اُن کا اپنے والدین سے تعلق کمزور ہو جاتا ہے، شخصیت ماند پڑ جاتی ہے، خاندانی روابط کمزور ہو جاتے ہیں، اور یہ معاشرے میں شدید جارحانہ طبیعت کے بن جاتے ہیں، یہ غفلت و بے ضابطگی اُنہیں ایسے مواد تک لے جا سکتی ہے جو اُن کی عُمروں کے ہرگز

مناسب نہیں، ایسا مواد جواُنہیں اخلاق باختہ کرتا ہے اور رب تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے.

لہذا اے حضراتِ والدین! اپنی اولاد کو ان الیکٹرانک آلات کے خطرات سے بچائیں، وقت کے بہتر استعمال کے لیے ان کی رہنمائی کریں، اور انہیں ایسی سرگرمیوں میں مصروف رکھیں جو ان کی ذہنی نشونما کو فروغ دیں، اُنکی جسمانی صحت کو مضبوط کریں، یادرکھیے! آج کی غفلت کل کا نقصان بن سکتی ہے.

میرے بھائیو! اولاد کے ساتھ غفلت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اُنکے دوست کے انتخاب میں اُنکی رہنمائی نہ کی جائے، دوست کا انتخاب ایک ایسا فیصلہ ہے جس میں بیٹے کواپنے اہلِ خانہ کے ساتھ مشورہ کرنا چاہیے، بیٹے کوتنہا ہی اس کا فیصلہ نہیں کرنا چاہیے. لہٰذا، اپنے بچوں کے دوستوں کو پہچانیے، اُنہیں بُرے ساتھیوں کے رحم وکرم پر نہ چھوڑیں، جواُن کے ذہنوں کو غلط معلومات اور تباہ کُن خیالات سے بھر دیں، اور اُنہیں مُنَشِّیات کی لَت، بربادی اور حسرت وندامت کی راہوں پر گامزن کر دے. نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «**الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ؛ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ**»، "آدمی اپنے دوست کے دین پر

ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے".

لہذا اے حضراتِ والدین! اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے معاملے میں اللہ سے ڈریں! اُنکے دلوں میں اعلیٰ اقدار راسخ کرنے میں تغافُل سے کام نہ لیں، اُنہیں دینی و معاشرتی اخلاق کے سانچے میں ڈھالیں، اُن میں قیادت کی مُحبت، وطن سے وفاداری، اور اپنے گھر کی ذمہ داری اُٹھانے کا شعور بیدار کریں. اے اللہ! ہمیں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی توفیق عطاء فرما، اور ہمیں ان کے تئیں غفلت سے بچا، اور ہمیں اَپنی اِطاعت اور اُنکی اطاعت کی توفیق عطا فرما جنکی اطاعت کا حکم تو نے ہمیں اپنے اس ارشاد میں دیا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَقَّ حَمْدِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَعَبْدِهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ مِنْ بَعْدِهِ. **أَمَّا بَعْدُ،**

میرے مومن بھائیو! ہمارے بچوں کی نفسیاتی صحت پر سب سے زیادہ مضر اثر ڈالنے والی چیز محبت کا فُقدان ہے، اولاد کو ایسے والدین کی شدید ضرورت ہوتی ہے

جو انہیں محبت و شفقت کا اِحساس دِلائیں، ان کے دلوں میں اطمینان و سکون پیدا کریں، اپنے نبی مکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے، جو حضراتِ حَسن و حُسین کو گلے لگاتے اور فرماتے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا»، "یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما". تو میرے بھائیو! کتنے ہی معصوم دل ہیں جو اپنے والدین کی بے اعتنائی اور عدمِ توجہ کے باعث خوداعتمادی سے محروم ہوگئے، نفسیاتی الجھنوں اور سماجی مسائل کا شکار ہوگئے، اور اپنے گھر کی محبت و توجہ سے محروم ہوکر باہر کے ماحول میں توجہ و محبت تلاش کرنے پر مجبور ہو گئے، یہ سب والدین کے اِس رویے کا نتیجہ ہے کہ وہ بچوں کے احساسات کا خیال نہیں رکھتے، ان کی کامیابیوں کی تعریف نہیں کرتے، اور ان کی مشکلات پر توجہ نہیں دیتے.

حضراتِ والدین! اپنی اولاد کے جذبات کا پاس رکھیں، اُن پر اپنی محبت نچھاور کریں، اور ان کے لیے اپنے اوقات کا ایک معقول حصہ مختص کریں، اپنی توجہ کا وافر حصہ انہیں دیں، اور اپنی ساری ذمہ داری گھریلو ملازمین پر نہ ڈال دیں، کیونکہ یہ عمل بچوں کو والدین سے دور کردیتا ہے، اُن میں اجنبی عادات پیدا کرتا ہے، اور

اِسکا گناہ اور بوجھ والدین پر عائد ہوتا ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَعُولُ»، "آدمی کے گناہگار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنی زیرکفالت افراد کو ضائع کردے".

توجنابِ والد! اپنی ذمہ داری کا بوجھ اُٹھائیے، اپنے بیٹے کے ساتھ وقت گُزاریے، اور اپنے حالات و بلند اَخلاقی میں، فیملی اور خاندان کے اندر اپنی ذمہ داریوں میں، اور مال خرچ کرنے میں اپنی حُسنِ تدبیر میں اپنے بیٹے کے لیے قابلِ تقلید مثال بَنیے، اگر آپ نے اُسے نظر انداز کیا تو وہ اَوصافِ مردانگی سے دُور رہ کر، زندگی کے چیلنجز کا سامنا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہوجائے گا،لہذا اُسے مضبوط کریں تاکہ وہ آپکا سہارا بنے، اور آپکے لیے اپنے خاندان کے لیے اور اپنے وطن کے لئے باعثِ فخر ہو.

اور اے ماں! اپنی بیٹی کو نظر انداز مت کیجیے، اس کے لیے رفیقہ اور دوست بنیے، اسے اپنی محبت اور شفقت کے دامن میں سمیٹیے، اس میں حیا، عزت، اور وقار کے جذبات پیدا کیجیے، اُسے حُسنِ سلوک اور ذمہ داری نِبھانا سِکھائیں، اُسے اِس قابل بنائیں کہ وہ مہربان بہن، محبت کرنے والی بیوی، اور شفیق ماں بن سکے. اور

معاشرے کے کسی بھی فرد کو بیٹوں اور بیٹیوں کے تئیں اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں ہونا چاہیے، اور یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ یہ ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے، اور اِس کے مذہبی، قومی اور قانونی پہلو ہیں، جسے گھر کے ساتھ ساتھ اسکول، مسجد اور سوسائٹی سب مل کر نبھاتے ہیں. ہم سب اِس میں شریک ہیں، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ**»، "تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے، اور ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے".

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَبِأَبْنَائِنَا مُهْتَمِّينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّ بَيْنَنَا آبَاءً بِأَبْنَائِهِمْ مُهْتَمِّينَ، وَعَلَى صَلَاةِ أَوْلَادِهِمْ حَرِيصِينَ، وَبِتَرْبِيَتِهِمْ وَتَعْلِيمِهِمْ مُعْتَنِينَ غَيْرَ مُهْمِلِينَ، فَارْزُقْهُمْ يَا رَبَّنَا فِي الدُّنْيَا بِرَّهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، مِصْدَاقًا لِقَوْلِ نَبِيِّكَ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، أَنَّى لِي هَذِهِ؟ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ».

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَأَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ مُحَمَّد بن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.